اداریہ:

اسلام اور ہماری ذمہ داریاں

خداوند عالم کے آخری دین کی حیثیت سے اسلام مجموعی اعتبار سے ان سبھی قوانین کا حامل ہے جو دنیائے بشریت کے لئے لازمی اور ضروری ہیں اور اس میں وہ تمام صفات و خصوصیات بدرجۂ اتم موجود ہیں جن کے ذریعہ عالمی انسانی معاشرہ کو امن وسلامتی کے ساتھ آخری منزل تک پہنچایا جاسکتا ہے اور بنی نوع انسان کے تمام فطری تقاضوں اور مطالبوں کو بخوبی پورا کیا جاسکتا ہے اور الٰہی مقصد تک پہونچنے میں اس کی بھرپور ہدایت ورہنمائی کرسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ الٰہی مقصد تک پہونچنے میں مسلمانوں کو بہر حال مختلف النوع مسائل ومشکلات کا سامنا کرنا ہوگا اور اس سلسلے میں مسلمانوں بالخصوص علماء دین کے کندھوں پر یہ خصوصی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ان مسائل ومشکلات کا حل تلاش کرتے ہوئے اسلام کے مناسب نمونوں کو دنیا والوں کے سامنے پیش کریں اور یہ بات اسی وقت ممکن ہوگی جب وقت اور موقع ومحل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے قدم اٹھایا جائے۔ لہٰذا ان حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے یہ علماء کی رسالت وذمہ داری ہے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں عالمی اور اسلامی معاشرہ کے سامنے موجودہ مسائل کا حتمی اور عملی حل پیش کریں۔

دوسری طرف اسلام ہمیشہ ایسے جانی اور خطرناک دشمنوں کے نرغے میں گھرا رہا ہے جو مختلف ادوار میں، مختلف انداز سے اس کی نابودی کے خواہاں تھے اور ان کی اس دشمنی کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے مثلاً فوجی، سیاسی، سماجی اقتصادی اور ثقافتی عداوت ودشمنی!

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام دشمن طاقتوں نے ثقافتی شعبوں میں مسلمانوں کی موجودیت کو اپنے مہلک حملوں کا نشانہ بنا رکھا ہے اور ان کے حملوں کی بدترین شکل یہ ہے کہ دشمن اپنے اور اپنے دوستوں وساتھیوں کے لئے ایک ایسے محاذ کی تشکیل کرے جس میں وہ قلیل وطویل المدت حکمت عملی کو بروئے کار لاسکے کبھی دشمن کے یہ ساتھی اپنے مغربیت زدہ محاذ پر صف آراء دکھائی دیتے ہیں اور کبھی یہ ایسے مقدس نما عالم دین کے روپ میں دکھائی دیتے ہیں جو اپنی کم علمی وکج فہمی اور سطحی معلومات کی بنیاد پر عالمی انسانی معاشرہ میں نہایت بے شرمی کے ساتھ یہ پروپگنڈہ کرتے ہیں کہ مختلف ادوار میں اسلام مختلف النوع انسانی تقاضوں اور مطالبوں کو پورا کرنے سے عاجز وقاصر ہے اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام کے حقیقی علماء کے لئے سب سے زیادہ مشکل کام ان نام نہاد مقدس نما افراد سے ٹکرانا رہا ہے جو بعض مسائل میں نہایت سختی سے کام لیتے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین کے منادی کی حیثیت سے جمہوری اسلامی ایران نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے باہمی اتحاد کی بھرپور حفاظت کرنی چاہئے۔ اس سلسلے میں ایران کی حتی الامکان کوشش یہ رہی ہے کہ مسلمان باہمی اتحاد اور اسلامی اخوت وبرادری کی اہمیت وقدر وقیمت سے بخوبی واقف وآگاہ رہیں اور اسلامی معاشرہ میں عملی اتحاد کی تشکیل کے لئے کوشاں رہیں۔

لیکن جب ایک مسلمان ملک کی ایک جماعت، اسلام کے نام پر جملہ بین الاقوامی، انسانی اور اسلامی قوانین کی پامالی میں ہمہ تن

سرگرم دکھائی دیتی ہے، اتحاد بین المسلمین پر کوئی عقیدہ و ایمان نہیں رکھتی ہے، فقط خود کو حقیقی اسلامی جماعت تصور کرتی ہے اور اپنے ہم قوم مسلمان نوجوانوں، کم سن بچوں اور بے سہارا عورتوں پر قطعی رحم نہیں کرتی ہے اور اپنے مہمانوں کا علانیہ قتل عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ تو ان حالات کی روشنی میں کیا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ جماعت ہر وہ کام انجام دینے میں سرگرم ہے جن سے اسلام کے دشمنوں کے حوصلے بلند ہو رہے ہیں۔ کیا مذہب اسلام کو ایک کٹھور، بیرحم غیر منطقی اور نامعقول رنگ و روپ میں دنیا والوں کے سامنے پیش کرنا عالمی سامراجیت اور اسلام دشمن صیہونیت کے دیرینہ منصوبے کا جز نہیں ہے؟

کاش یہ جماعت، اسلام کے نام پر یہ شرم ناک اور ظالمانہ حرکتیں انجام نہ دیتی، کاش اس گروہ نے محض داڑھی اور خواتین کو گھر کی چہار دیواری میں بند رکھنا ہی اسلام کی بنیاد اور آخری حد قرار نہ دی ہوتی! کاش اس گروہ کے لوگوں کو اس حقیقت کا اندازہ ہوتا کہ اسلام مختلف مفاسد و بد عنوانیوں میں پھنسی ہوئی انسانیت کو نجات دلانے کے لئے اس دنیا میں آیا ہے اس دین نے تو ہر زمانے میں عمدہ اور کار آمد نمونہ عمل پیش

> **اتحاد بین المسلمین کے منادی کی حیثیت سے جمہوری اسلامی ایران نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے باہمی اتحاد کی بھرپور حفاظت کرنی چاہئے۔ اس سلسلے میں ایران کی حتی الامکان کوشش یہ رہی ہے کہ مسلمان باہمی اتحاد اور اسلامی اخوت و برادری کی اہمیت و قدر و قیمت سے بخوبی واقف و آگاہ رہیں اور اسلامی معاشرہ میں عملی اتحاد کی تشکیل کے لئے کوشاں رہیں۔**

کر کے انسانیت کو راہ نجات پر گامزن رہنے کی دعوت دی ہے۔

واضح رہے کہ پہلے شہید نے، جو ایک خاتون تھیں، اپنے خون سے درخت اسلام کی آبیاری کی اور یہ صدر اسلام کی عظیم خواتین ہی تھیں جن کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے مسلمان مرد ہمہ وقت اور ہمہ تن دن دونی رات چوگنی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ تاریخ اسلام میں حضرت خدیجہ (س) نے جو اہم اور عظیم کردار ادا کیا ہے، اسے کوئی فراموش نہیں کر سکتا ہے اور سیدۂ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا (س) نے اسلام کی حفاظت و پاسداری اور تبلیغ و اشاعت کی راہ میں جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور جیسی گرانقدر روزگار قربانیاں پیش کی ہیں یا حسینی انقلاب کی پیغامبر حضرت زینب (س) نے خداوند عالم کے اس پسندیدہ دین اور امت اسلامیہ کی جو خدمت انجام دی ہے وہ یقیناً ناقابل فراموش ہیں۔

جو مسلمان گروہ یا جماعتیں مذہب اسلام میں عورت کے کردار کو فقط بچوں کی تربیت و پرورش اور شوہر کی خوشی و خدمت ہی تک محدود سمجھتے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خواتین پر نہیں بلکہ اسلام پر ظلم کر رہے ہیں۔ اگر وہ تاریخ صدر اسلام کا مطالعہ کریں اور تاریخ اسلام کی نمایاں خواتین کی شناخت کے ساتھ ہی ساتھ مردوں اور عورتوں کے مقام و مرتبہ کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں تو انہیں اسلام میں عورت کے حقیقی مقام و مرتبہ کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔

امید ہے کہ دنیا کے تمام مسلم مرد و عورتیں ایک دوسرے کی تکمیل کے وسیلہ کی حیثیت سے ایک ہم آہنگ کوشش کے ذریعہ جملہ اسلامی تقاضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور اسلامی منصوبوں کو جامۂ عمل پہنانے میں سرگرم عمل رہیں گے اور دنیائے بشریت کے سامنے خداوند عالم کے اس آخری دین اسلام کا حقیقی تعارف پیش کرتے ہوئے دنیا والوں کو یہ باور کرا دیں گے کہ اسلام میں دنیائے بشریت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ والسلام علیٰ عباداللہ الصالحین۔